

اربعین

حقوقِ زوجین

مؤلفہ: ام غوث رضا بنت محمد راشد

اربعین حقوقِ زوجین

مؤلفہ؛
ام غوث رضا بنت محمد راشد

نام کتاب: اربعین حقوقِ زوجین

مؤلفه: ام غوث رضا بنت محمد راشد

نظرثانی: احمد رضا مغل (ابو غوث رضا)

ڈیزائنگ: محمد نعمان انصاری

03122790146

نوٹ:

انتساب

دنیا کے اس حسین ترین جوڑی کے نام جن کی مثل نہ کوئی آیا نہ آئے گا

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اور

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

فہرست

مقدمہ

الحمدللہ الذي ھدانا لھذا و ماکنا لنھتدي لو لا ان ھدانا اللہ و الصلاۃ والسلام علی من بعثہ اللہ رحمۃ للعالمین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد

جس گاڑی کے دو پہیے ہیں اور اگر اس کے دونوں پہیے برابر ہوں تو وہ گاڑی سیدھی چلتی ہے اور رواں دواں منزل مقصود تک پہنچ جاتی ہے اور اگر گاڑی کے دونوں پہیے برابر نہ ہوں بلکہ ایک بڑا ہو تو وہ گاڑی سیدھی نہیں چل سکتی یونہی زندگی کے پہیے ہیں (1) خاوند (2) بیوی لہذا اگر یہ دونوں برابر ہوں تو زندگی کی گاڑی سیدھی چلتی ہے اور رواں دواں چلتی ہوئی جنت پہنچ جاتی ہے اور اگر یہ دونوں زندگی کے پہیے برابر نہ ہوں تو زندگی اجیرن بن جاتی ہے یہ زندگی کا گاڑی سیدھی چل نہیں سکتی بلکہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے۔

یاد رہے خاوند بیوی میں برابری کا معیار وہ معتبر نہیں جو انسان کا بنایا ہوا ہے بلکہ برابری کا معیار وہ معتبر ہے خالق کائنات جل جلالہ نے عطاء کیا ہے لہذا جن قوموں نے خاوند بیوی کے درمیان برابری کا معیار خود ایجاد کیا ہے وہ قومیں بربریت کا شکار ہو گئیں وہ بے حیائی، بے راہروی اور بد معاشی کی وادی میں کھو گئیں۔ ان کا معاشرہ حیوانیت، غلاظت اور گندگی کا نقشہ پیش کر رہا ہے، جس کا دل چاہے وہ یورپ جا کر دیکھ لے، اور جن قوموں نے برابری کا وہ معیار اپنایا جو ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے رسول نبی کریم صلی للہ علیہ وآلہ وسلّم نے عطاء کیا ہے، ان قوموں نے مقصد حیات پالیا ہے اور وہ دونوں جہاں میں کامیاب و کامران ہو گئیں اور ان کی زندگی کی گاڑی رواں دواں فردوس اعلیٰ میں پہنچ گئی۔ **اللھم جعلنا منھم**

بہرحال خاوند اور بیوی میں برابری کا معیار یہ ہے کہ جن حقوق کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول صلی للہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوی پر ڈالی ہے وہ خاوند کے حقوق پورے کرے اور جن حقوق کی ذمہ داری شریعت مطہرہ نے خاوند پر ڈالی ہے وہ اپنی بیوی کے حقوق پورے کرے تو دنیا میں بھی خوشگوار زندگی بسر ہو گی اور آخرت میں بھی دونوں کو سرخروئی حاصل ہو گی۔

ان حقوق کے پیش نظر میرے ہمسفر ساتھی **"احمد رضا مغل صاحب"** نے مجھے اس موضوع پر **"اربعین حقوقِ زوجین"** لکھنے کا مشورہ دیا اور میں نے یہ مشورہ اپنے لیے باعث مسرت سمجھتے ہوئے قبول کیا، اور ان کا پوری اربعین میں بھرپور تعاون رہا، تاکہ خاوند اور بیوی دونوں ہی ان حقوق کی نگہداشت کریں، جو ان کو ان کے رب کریم نے سونپے تو گویا دونوں پہیے برابر ہو گئے اب گاڑی سیدھی چلے گی، اور رواں دواں جنت الفردوس پہنچ جائے گی، اس مختصر مقدمے کے بعد خاوند اور بیوی کے حقوق پر احادیث جمع کی گئیں ہیں کہ میرے مسلمان بھائی اور بہن اپنے اپنے حقوق پورے کر کے مقصد حیات حاصل کر سکیں۔ ان اُرِید اِلاّ الاِصلاح ما إستطعت و ما توفیقي اِلاّ باللّٰہ

از: ام غوث رضا

تاریخ: 4 **فروری** 2025 **بمطابق** 5 **رجب المرجب** 1446 **بروز منگل**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(1)تمہاری عورتوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں

عن عمرو بن الاحوص الجشمِيّ رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم في حجة الوداع يقول بعد ان حمد الله تعالىٰ واثنى عليه وذكر وعظ ثم قال: الا واستوصوا بالنساء خيرا فانما هن عوان عندكم ليس تملكون منهن شيئا غير ذلك الا ان يأتين بفاحشة مبينة فان فعلن فاهجروهن في المضاجع واضربوهن ضربا غير مبرح فان اطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا الا ان لكم على نسائكم حقا ولنسائكم عليكم حقا فحقكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم من تكرهون ولا يأذن في بيوتكم لمن تكرهون الا وحقهن عليكم ان تحسنوا اليهن في كسوتهن وطعامهن.

حضرت سیدنا عَمرو بن اَحوص جُشَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حجۃ الوداع کے موقع پر سنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء کے بعد وعظ و نصیحت کی پھر ارشاد فرمایا: ''سنو!عورتوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آؤ، بیشک وہ تمہارے پاس قیدی ہیں، تم اُن کی کسی چیز کے مالک نہیں سوائے جماع کے مگر یہ کہ وہ کھلی بے حیائی کریں، اگر وہ ایسا کریں تو اُن کے بستر الگ کر دو اور ہلکی مار مارو، اگر تمہاری بات مان جائیں تو اُن کے خلاف راستہ تلاش نہ کرو۔ سنو!بیشک تمہاری عورتوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں، اور اُن کے تم پر کچھ حقوق ہیں، اُن پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے ناپسندیدہ لوگوں کے لیے تمہارے بستر نہ بچھائیں اور انہیں تمہارے گھروں میں آنے کی اجازت نہ دیں اور سنو!تمہارے ذمہ اُن کا حق یہ ہے کہ تم اُن کے لئے اچھا لباس اور اچھا کھانا مہیا کرو۔

(ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی حق المرءۃ علی زوجھا، ج 2، ص 387، رقم حدیث 1144)

(2)اچھے اَخلاق والا کامِل مُؤمن

عن ابي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قال: قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقاوخياركم خياركم لنسائهم.

حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کامل مؤمن وہ ہے جس کا اَخلاق سب سے اچھا ہو اور تم میں سے بہترین وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔“

(ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی حق المرءة علی زوجها، ج 2، ص 378، رقم حدیث 1145)

(3)عورتوں کے متعلق وصیت قبول کرو

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استوصوا بالنساء خيرا فإنهن خلقن من ضلع وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركته لم يزل أعوج فاستوصوا بالنّساء

حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں کے متعلق نیکی کی وصیت قبول کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور یقیناً پسلی کا ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر کا ہے تو اگر اسے سیدھا کرنے لگو توڑ دو گے اور اگر چھوڑ دو تو ٹیڑھا رہے گا لہذا عورتوں کے متعلق وصیت قبول کرو۔

(مشکوة المصباح المصابیح ، باب عشرة النساء و ما لكل واحد من الحقوق، ج 4 ، ص 223 ، رقم حديث 3238)

(4)فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں

وعن أبي هريرة قال: قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فأبت فبات غضبان لعنتها الملائكة حتى تصبح

روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے تو وہ انکار کردے اور خاوند ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

(مشکوۃ المصباح المصابیح، باب عشرة النساء و ما لکل واحد من الحقوق، ج 4، ص 226، رقم حدیث 3246)

(5)مومنہ عورت سے بغض نہ رکھے

عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يفرك مؤمن مؤمنة إن كره منها خلقا رضي منها آخر"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت سے بغض نہ رکھے۔ اگر اسے اس کی کوئی عادت ناپسند ہے تو دوسری پسند ہو گی۔ "

(صحیح مسلم، کتاب الرضاعۃ، ص 458، رقم حدیث 1469)

(6)دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے

عبد الله بن عمرو: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال:" الدنيا متاع، وخير متاع الدنيا: المراة الصالحة."

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" دنیا متاع (کچھ وقت تک کے لیے فائدہ اٹھانے کی چیز) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الرضاعۃ، ص 458، رقم حدیث 1467)

(7)تمہاری کثرت پر فخر

معقل بن يسار ، قال: جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم ، فقال: إني اصبت امراة ذات حسب وجمال وإنها لا تلد، افاتزوجها؟ قال:" لا" ، ثم اتاه الثانية، فنهاه، ثم اتاه الثالثة، فقال:"تزوجوا الودود الولود، فإني مكاثر بكم الامم ."

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: مجھے ایک عورت ملی ہے جو اچھے خاندان والی ہے، خوبصورت ہے لیکن اس سے اولاد نہیں ہوتی تو کیا میں اس سے شادی کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں“، پھر وہ آپ کے پاس دوسری بار آیا تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرمایا، پھر تیسری بار آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خوب محبت کرنے والی اور خوب جننے والی عورت سے شادی کرو، کیونکہ (بروز قیامت) میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا“۔

(سنن ابی داود، کتاب النکاح، ص 234، رقم حدیث 2050)

(8)استطاعت ہو تو نکاح کرو

عن عبد الرحمن بن يزيد، قال: دخلت مع علقمة والاسود على عبد الله، فقال عبد الله: كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم شبابا لا نجد شيئا، فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم :" يا معشر الشباب، من استطاع الباءة فليتزوج، فإنه اغض للبصر ، واحصن للفرج، ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء."

عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا، کہا کہ میں علقمہ اور اسود (رحمہم اللہ) کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے ہم سے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ نوجوانوں کی جماعت! تم میں جسے بھی نکاح کرنے کے لیے مالی طاقت ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا عمل ہے اور جو کوئی نکاح کی بوجہ غربت طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کی خواہشات نفسانی کو توڑ دے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، ص 1293، رقم حدیث 5066)

(9)اللہ سے پاک صاف ہو کر ملے

انس بن مالك ، يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ، يقول:" من اراد ان يلقى الله طاهرا مطهرا فليتزوج الحرائر."

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس کو اللہ تعالیٰ سے پاک صاف ہو کر ملنے کا ارادہ ہے تو چاہئیے کہ وہ آزاد عورتوں سے شادی کرے۔

(ابن ماجہ، کتاب النکاح، ص 202، رقم حدیث 1862)

(10)ایمان کا آدھا حصہ

"وعن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إذا تزوج العبد فقد استكمل نصف الدين، فليتق الله في النصف الباقي"«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس بندہ نے نکاح کرلیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا، اب اسے چاہیے کہ باقی آدھے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے"۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، ج 3، ص 182، رقم الحدیث 3096)

(11)تم شادی کرو

عن ابي هريرة ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "انكحوا فإني مكاثر بكم."

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم شادی کرو، اس لیے کہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے فخر کروں گا"

(ابن ماجہ، کتاب النکاح، ص 202، رقم حدیث 1863)

(12)بابرکت نکاح

وعن عائشة قالت: قال النبي صلى الله عليه وسلم: «إن اعظم النكاح بركة ايسره مؤنة» . رواهما البيهقي في شعب الإيمان

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "وہ نکاح سب سے زیادہ بابرکت ہے، جس میں اخراجات کم ہوں۔" امام بیہقی نے دونوں احادیث کو شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ سندہ ضعیف، رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشكاة المصابيح ، كتاب النكاح ، ج 3 ، ص 182 ، رقم الحديث 3097)

(13)صالحہ بیوی

وعن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه يقول: «ما استفاد المؤمن بعد تقوى الله خيرا له من زوجة صالحة إن امرها اطاعته وإن نظر إليها سرته وإن اقسم عليه ابرته وإن غاب عنها نصحته في نفسها وماله» . روى ابن ماجه الاحاديث الثلاثة

ابو امامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مومن نے اللہ کے تقوی کے بعد اپنے لیے جس خیر سے استفادہ کیا، وہ صالحہ بیوی ہے، اگر اس (مومن) نے اسے حکم دیا تو اس (بیوی) نے اس کی اطاعت کی، اگر اس نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اسے خوش کر دیا، اگر اس نے اسے قسم دے دی تو اس نے اسے پورا کیا اور اگر وہ اس کے پاس سے چلا گیا تو اس نے اپنی جان اور اس کے مال میں اس سے خیر خواہی کی

(مشکاۃ المصابیح، کتاب نکاح، ج 3، ص 181، رقم الحدیث 3095)

(14) نکاح اور محبت

عن ابن عباس ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لم نر للمتحابين مثل النكاح."

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو شخص کے درمیان محبت کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی گئی۔

(ابن ماجہ، کتاب النکاح، ص 201، رقم حدیث 1847)

(15) فساد عظیم برپا ہو گا

عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا خطب إليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه، إلا تفعلوا تكن فتنة في الارض وفساد عريض" .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تمہیں کوئی ایسا شخص شادی کا پیغام دے، جس کی دین داری اور اخلاق سے تمہیں اطمینان ہو تو اس سے شادی کر دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم برپا ہو گا“۔

(سنن ترمذی، کتاب النکاح، ص 227، رقم الحدیث 1084)

(16)پاک دامنی کے لیے نکاح

عن ابي هريرة ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " ثلاثة كلهم حق على الله عونه: الغازي في سبيل الله، والمكاتب الذي يريد الاداء ، والناكح الذي يريد التعفف. "

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک کی مدد کرنا اللہ پر حق ہے، ایک وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ کا غازی ہو، دوسرے وہ مکاتب جو بدل کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، تیسرا وہ شخص جو پاک دامن رہنے کے ارادے سے نکاح کرے“

(ابن ماجہ، کتاب النکاح، ص273، رقم الحدیث 2518)

(17)بیوی کا شوہر پر کیا حق ہے؟

عن حكيم بن معاوية ، عن ابيه ، ان رجلا سال النبي صلى الله عليه وسلم ما حق المراة على الزوج؟، قال: " ان يطعمها إذا طعم ، وان يكسوها إذا اكتسى، ولا يضرب الوجه، ولا يقبح، ولا يهجر إلا في البيت. "

حکیم بن معاویہ اپنے والد معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: بیوی کا شوہر پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کھائے تو اس کو کھلائے، جب خود پہنے تو اس کو بھی پہنائے، اس کے چہرے پر نہ مارے، اس کو برا بھلا نہ کہے، اور اگر اس سے لاتعلقی اختیار کرے تو بھی اسے گھر ہی میں رکھے “

(ابن ماجہ، کتاب النکاح، ص 201، رقم الحدیث 1850)

(18)تم میں بہتر شخص وہ ہے!!!

عن عائشة، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " خيركم خيركم لاهله، وانا خيركم لاهلي ,وإذا مات صاحبكم فدعوه ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں اور جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اسے خیر باد کہہ دو، یعنی اس کی برائیوں کو یاد نہ کرو “

(سنن ترمذی ، کتاب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ، ص737 ، رقم الحديث 3895)

(19)سجدے کا حکم دیا

عن أبي هريرة، عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: "لو كنت آمرا أحدا أن يسجد لِأحد، لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها."

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے “

(سنن ترمذی، کتاب الرضاعۃ، ص 243، رقم الحديث 1159)

(20)جنت میں داخل ہو گی

وعن ام سلمة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ايما امراة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة.»

ام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔ “

(مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، ج 4، ص 228، رقم الحديث 3256)

(21)اگرچہ تنور پر ہو

وعن طلق بن علي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إذا الرجل دعا زوجته لحاجته فلتأته وإن كانت على التنور.«

طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی اپنی اہلیہ کو اپنی حاجت کے لیے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے خواہ وہ تنور پر ہو۔ “

(مشكاة المصابيح، كتاب النكاح، ج 4، ص 228، رقم الحديث 3257)

(22)حور عین کہتی ہیں

وعن معاذ رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تؤذي امراة زوجها في الدنيا إلا قالت زوجته من الحور العين: لا تؤذيه قاتلك الله فإنما هو عندك دخيل يوشك ان يفارقك إلينا.

معاذ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بڑی بڑی آنکھوں والی جنتی بیوی (حور) کہتی ہے: اللہ تجھے ہلاک کرے، اسے تکلیف نہ پہنچا، وہ تو تیرے پاس بس مہمان ہے، وہ عنقریب تجھے چھوڑ کر ہماری طرف چلا آئے گا۔

(مشكاة المصابيح، كتاب النكاح، ج 3، ص 228، رقم الحديث 3258)

(23)سفر سے واپسی پر بیوی کو سنورنے کا موقع دینا

عن جابر بن عبد الله، قال: "كنت مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم في سفر فلما دنونا من المدينة اردت ان اتعجل، قال: امهل حتى تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة". لم يروه عن إسماعيل، إلا هشيم، تفرد به القواريري

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، جب ہم مدینے کے قریب ہوئے تو میں جلدی سے گھر جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ٹھہرو! یہاں تک کہ خاوند کو غائب پانے والی استرا استعمال کرے اور پراگندہ بالوں والی کنگھی کرے۔"

(معجم صغير للطبراني ، كِتَابُ النِّكَاحِ، رقم الحديث 490)

(24) عورت کے دو پردے ہیں

عن ابن عباس ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :"للمراة ستران، قيل: وما هما؟، قال: الزوج والقبر، قيل: فايهما استر؟، قال: القبر"، لا يروى عن ابن عباس، إلا بهذا الإسناد، تفرد به خالد بن يزيد

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورت کے دو پردے ہیں۔" کسی نے کہا: کون کون سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک قبر ہے اور ایک خاوند۔" کسی نے کہا: ان میں سے زیادہ کون سا پردہ بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قبر۔"

(معجم صغير للطبراني، كِتَابُ النِّكَاحِ، رقم الحديث 493)

(25) کھانا پیش ہونے پر بھوک رکھ کر انکار کرنے کی ممانعت

حدثتنا اسماء بنت عميس ، قالت:" زففنا إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم بعض نسائه، فلما دخلنا عليه اخرج عسا من لبن فشرب منه، ثم ناوله امراته، فقالت: لا اشتهيه، فقال: لا تجمعي جوعا وكذبا، ثم ناولني القدح، فجعلت ادير القدح في فمي، وما اشربه إلا لتصيب شفتي اثر شفته صلى الله عليه وآله وسلم، ثم تركنا وامراته"، لم يروه عن ادهم، إلا ابو ليلى، ولا يروى عن اسماء، إلا بهذا الإسناد، تفرد به عبد الصمد

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کی کوئی بیوی بنا سنوار کر شادی کے بعد بھیجی، جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دودھ کا گلاس نکالا اور اس سے پیا، پھر اپنی بیوی کو دیا، اس نے کہا: میں نہیں چاہتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بھوک اور جھوٹ دونوں کو اکٹھا نہ کرو۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ مجھے دے دیا اپنے پینے کے بعد، میں نے اسے سب کے پاس گھمایا اور میں نے اپنے ہونٹوں سے اس لیے لگایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹوں سے اثرات مجھ تک پہنچیں، پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی بیوی کو چھوڑ کر واپس آ گئیں۔

(معجم صغير للطبراني ، كِتَابُ النِّكَاح , رقم الحديث 489)

(26)یہ بات درست نہیں

عن ام مبشر الانصارية ، ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم ، "خطب ام مبشر بنت البراء بن معرور ، فقالت: إني شرطت لزوجي ان لا اتزوج بعده ، فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : إن هذا لا يصلح" ، لم يروه عن الاعمش ، إلا ابن إدريس ، تفرد به نعيم

سیدہ ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منگنی کی تو وہ کہنے لگی: میں نے اپنے خاوند سے یہ عہد کیا ہے کہ اس کے بعد کسی سے شادی نہیں کروں گی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ بات درست نہیں ہے۔“

(معجم صغير للطبراني ، كِتَابُ النِّكَاح , رقم الحديث 498)

(27)اللہ تمہیں برکت دے

عن أنس بن مالك ، أن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رأى على عبد الرحمن بن عوف أثر صفرة ، فقال: ما هذا ، أو مه؟ ، فقال: يا رسول الله ، إني تزوجت امرأة على وزن نواة من ذهب ، فقال:" بارك الله لك ، أولم ولو بشاة."

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر پیلے رنگ کے اثرات دیکھے، تو پوچھا: "یہ کیا ہے"؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے برابر سونے کے عوض شادی کر لی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تمہیں برکت دے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے ہی کیوں نہ ہو۔

(ابن ماجہ ،کتاب النکاح ، ص 207 ،رقم حدیث 1907)

(28)نامحرم کی طرف دیکھنے کی ممانعت

وعن جرير بن عبد الله قال: سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نظر الفجاءة فامرني ان اصرف بصري. رواه مسلم

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اچانک اٹھ جانے والی نظر کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنی نظر ہٹالوں۔

(مشكوة المصابيح ، ج 3 , ص 184 , رقم الحديث 3104)

(29)نابینا سے پردے کا حکم

وعن ام سلمة: انها كانت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وميمونة إذ اقبل ابن مكتوم فدخل عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «احتجبا منه» فقلت يا رسول الله اليس هو اعمى لا يبصرنا؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «افعمياوان انتما؟ الستما تبصرانه؟» رواه احمد والترمذي وابو داود

ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور میمونہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھیں کہ اتنے میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تم دونوں اس سے پردہ کرو۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا وہ نابینا نہیں؟ وہ ہمیں دیکھ نہیں سکتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم دونوں نابینا ہو! تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو۔“

(مشكوة المصابيح ، ج 3 ، ص 186 ، رقم الحديث 3116)

(30) نکاح کا اعلان کیا جائے

وعن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «اعلنوا هذا النكاح واجعلوه في المساجد واضربوا عليه بالدفوف».

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”نکاح کا اعلان کرو اور اسے مسجد میں کرو، اور اس موقع پر دف بجاؤ۔“

(مشكوة المصابيح ، ج 3 ، ص 197 ، رقم الحديث 3152)

(31) بیوی یا شوہر، ایک دوسرے کی پوشیدہ باتیں ظاہر نہ کریں

وعن ابي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن اعظم الامانة عند الله يوم القيامة وفي رواية: إن من اشر الناس عند الله منزلة يوم القيامة الرجل يفضي إلى امراته وتفضي إليه ثم ينشر سرها. رواه مسلم

ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت اللہ کے ہاں سب سے بڑی امانت“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”روز قیامت اللہ کے نزدیک اس آدمی کا مقام سب سے بُرا ہو گا جو اپنی اہلیہ کے پاس جاتا ہے اور وہ اس کے پاس جاتی ہے، پھر وہ آدمی اس (اہلیہ) کے راز افشاں کر دیتا ہے۔“

(مشکوۃ المصابیح ، ج 3 ، ص 208 ، رقم الحدیث 3190)

(32)شوہر کی خوشی اور ناراضگی کی پہچان رکھیں

وعنها قالت: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إني لأعلم إذا كنت عني راضية وإذا كنت عني غضبى» فقلت: من اين تعرف ذلك؟ فقال: إذا كنت عني راضية فإنك تقولين: لا ورب محمد وإذا كنت علي غضبى قلت: لا ورب إبراهيم. قالت: قلت: اجل والله يا رسول الله ما اهجر إلا اسمك

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو مجھے پتہ چل جاتا ہے اور اسی طرح جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو تب بھی مجھے پتہ چل جاتا ہے۔“ میں نے عرض کیا: آپ یہ کیسے پہچانتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو تم کہتی ہو: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو تم کہتی ہو: ابراہیمؑ کے رب کی قسم! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! بالکل ٹھیک ہے، میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

(مشکوۃ المصابیح ، ج 3 ، ص 225 ، رقم الحدیث 3245)

(33)بیوی کی اصلاح

وعن لقيط بن صبرة قال: قلت: يا رسول الله إن لي امراة في لسانها شيء يعني البذاء قال: «طلقها» . قلت: إن لي منها ولدا ولها صحبة قال: «فمرها» يقول عظها «فإن يك فيها خير فستقبل ولا تضر بن ظعينتك ضربك اميتك» .

لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میری ایک بیوی ہے اس کی زبان میں کچھ (نقص) ہے یعنی وہ فحش گو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اسے طلاق دے دو۔“ میں نے عرض کیا، میری اس سے اولاد

ہے اور اس کے ساتھ ایک تعلق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اسے وعظ و نصیحت کرو، اگر اس میں کوئی خیر و بھلائی ہوئی تو وہ نصیحت قبول کرلے گی، اور اپنی اہلیہ کو لونڈی کی طرح نہ مارو۔ “

(مشكوة المصابيح ، ج 3 , ص 229 , رقم الحديث 3260)

(34) ایسے لوگ تم میں بہتر نہیں

وعن إياس بن عبد الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا تضربوا إماء الله» فجاء عمر إلى رسول الله فقال: ذئرن النساء بدتمیزی پر صبر کرے پٹائی نهیں : على ازواجهن فرخص في ضربهن فأطاف بآل رسول الله صلى الله عليه وسلم نساء كثير يشكون ازواجهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لقد طاف بآل محمد نساء كثير يشكون ازواجهن ليس اولئك بخياركم».

ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی لونڈیوں (اپنی بیویوں) کو نہ مارو۔ “عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: عورتیں اپنے خاوندوں پر جرأت کرنے لگی ہیں، تب آپ نے انہیں مارنے کے متعلق رخصت عطا فرمائی تو بہت سی عورتیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بہت سی عورتیں اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ازواج کے پاس آئیں ہیں، ایسے لوگ (جو اپنی ازواج کو مارتے ہیں) تم میں سے بہتر نہیں ہیں۔ “

(مشكوة المصابيح ، ج 3 , ص 229 , رقم الحديث 3261)

(35) بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکانا حرام ہے

وعن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ليس منا من خبب امراة على زوجها او عبدا على سيده».

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔“

(مشكوة المصابيح ، ج 3 , ص 229 , رقم الحديث 3262)

(36)ثواب ملے گا

حدثني عامر بن سعد، عن سعد بن ابي وقاص انه اخبره، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ، قال:" إنك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله إلا اجرت عليها حتى ما تجعل في فم امراك."

عامر بن سعد نے سعد بن ابی وقاص سے بیان کیا، انہوں نے ان کو خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تو جو کچھ خرچ کرے اور اس سے تیری نیت اللہ کی رضا حاصل کرنی ہو تو تجھ کو اس کا ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ اس پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے۔

(صحيح بخارى ، كتاب الايمان ، ص 25 ،رقم الحديث 57)

(37)عورت سے شوہر کے گھربار کے بارے میں سوال ہو گا

عن ابن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:"كلّكم راع،وكلكم مسؤول عن رعيته،والأمير راع،والرجل راع على أهل بيته،والمرأة راعية على بيت زوجها وولده،فكلكم راع،وكلكم مسؤول عن رعيته

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ہر شخص ذمے دار ہے اور تم سب سے اس کی اپنی رعیت کے بارے میں باز پرس ہو گی۔ امیر (اپنی رعایا کا) ذمے دار ہے' آدمی اپنے اہل خانہ کا ذمے دار

ہے'عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمے دار ہے'پس(اس طرح)تم سب ذمے دار ہو اور تم سب سے اس کی اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(صحيح بخاري ، كتاب العتق ، ص 618 ، رقم الحديث 2554)

(38)نیکی میں میاں بیوی کا تعاون

عن أبي هريرة وعن أبي سعيد، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قالا: قال رسول اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: "إذا أيقظ الرجل أهله من الليل فصليا أو صلى ركعتين جميعا، كتبا في الذاكرين والذاكرات

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'جب آدمی رات کو اپنے گھر والوں کو بیدار کرے اور دونوں نماز پڑھیں، یا(راوی کو شک ہے)ان میں سے ہر ایک دو رکعتیں اکٹھی پڑھیں تو ان دونوں کو ذاکرین اور ذاکرات(بہت زیادہ ذکر کرنے والوں)میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(سنن أبي داود ، كتاب التطوع ، ص 159 ، رقم الحديث 1309)

(39)ایمان والی بیوی رکھے

عن ثوبان ، قال: لما نزل في الفضة والذهب ما نزل، قالوا: فاي المال نتخذ؟، قال عمر: فأنا اعلم لكم ذلك، فاوضع على بعيره، فادرك النبي صلى الله عليه وسلم، وانا في اثره، فقال: يا رسول الله، اي المال نتخذ؟، فقال:" ليتخذ احدكم قلبا شاكرا، ولسانا ذاكرا، وزوجة مؤمنة تعين احدكم على امر الآخرة."

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سونے اور چاندی کے بارے میں آیت اتری تو لوگ کہنے لگے کہ اب کون سا مال ہم اپنے لیے رکھیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے تمہارے لیے معلوم کر کے کر آتا ہوں، اور اپنے اونٹ پر سوار ہو کر اسے تیز دوڑایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے، میں بھی آپ کے پیچھے تھا، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم کون سا

مال رکھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں ہر کوئی شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، اور ایمان والی بیوی رکھے جو اس کی آخرت کے کاموں میں مدد کرے

(ابن ماجه ، كتاب النكاح ، بَابُ: فَضْلِ النِّسَاءِ ، ص 202 , رقم الحديث 1856)

(40) تقویٰ کے بعد

عن ابي امامة ، عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول: " ما استفاد المؤمن بعد تقوى الله خيرا له من زوجة صالحة، إن امرها اطاعته، وإن نظر إليها سرته، وإن اقسم عليها ابرته، وإن غاب عنها نصحته في نفسها، وماله."

ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ”تقویٰ کے بعد مومن نے جو سب سے اچھی چیز حاصل کی وہ ایسی نیک بیوی ہے کہ اگر شوہر اسے حکم دے تو اسے مانے، اور اگر اس کی جانب دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے، اور اگر وہ اس (کے بھروسے) پر قسم کھالے تو اسے سچا کر دکھائے، اور اگر وہ موجود نہ ہو تو عورت اپنی ذات اور اس کے مال میں اس کی خیر خواہی کرے“۔

(ابن ماجه ، كتاب النكاح . بَابُ: فَضْلِ النِّسَاءِ ، ص 202 , رقم الحديث1857)

(41) حلال اور حرام کام

عن ابن عمر ، ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: " لا يحرم الحرام الحلال."

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حرام کام حلال کو حرام نہیں کرتا“۔

(ابن ماجه . كتاب النكاح , بَابُ: لاَ يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلاَلَ , ص 218 , رقم الحديث 2015)

(42) دنیا میں دو محبوب چیزیں

عن انس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " حبب إلي من الدنيا النساء , والطيب، وجعل قرة عيني في الصلاة."

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا کی چیزوں میں سے عورتیں اور خوشبو میرے لیے محبوب بنادی گئی ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے“۔

(سنن نسائي. كتاب عشرة النساء .بَابُ: حُبِّ النِّسَاءِ ، ص 539 , رقم الحديث 3391)

(43)جب تک کہ اپنے شوہر کا حق ادانہ کرلے

عن عبد الله بن ابي اوفى ، قال: لما قدم معاذ من الشام ، سجد للنبي صلى الله عليه وسلم ، قال: ما هذا يا معاذ؟، قال: اتيت الشام فوافقتهم يسجدون لاساقفتهم ، وبطارقتهم ، فوددت في نفسي ان نفعل ذلك بك، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " فلا تفعلوا، فإني لو كنت آمرا احدا ان يسجد لغير الله، لامرت المراة ان تسجد لزوجها، والذي نفس محمد بيده، لا تؤدي المراة حق ربها حتى تؤدي حق زوجها، ولو سالها نفسها وهي على قتب لم تمنعه."

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب معاذ رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ (سجدہ تحیہ) کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”اے معاذ! یہ کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: میں شام گیا تو دیکھا کہ وہ لوگ اپنے پادریوں اور سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں، تو میری دلی تمنا ہوئی کہ ہم بھی آپ کے ساتھ ایسا ہی کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، ایسا نہ کرنا، اس لیے کہ اگر میں اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، عورت اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرلے، اور اگر شوہر عورت سے جماع کی خواہش کرے، اور وہ کجاوے پر سوار ہو تو بھی وہ شوہر کو منع نہ کرے(سنن ابن ماجہ ، كتاب النكاح ، ص 201 ،رقم الحديث 1853)

مصادرومراجع

(1)صحيح البخار ي ، لإمام ابي عبدالله محمد بن اسماعيل البخاري ، دار ابن كثير ، دمشق ، بيروت

(2)صحيح مسلم ، لإمام الابي الحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري ، دار الحضارة للنشر و التوازيع

(3)سنن الترمذي ، لأبي عيسىٰ محمد بن عيسىٰ بن سودة بن موسىٰ الترمذي ، دار الحضارة للنشر و التوازيع

(4)سنن النسائي ، لأبي عبد الرحمٰن احمد بن شعيب بن على بن سنان النسائي ، دار الحضارة للنشر و التوازيع

(5)سنن ابي داؤد ، لأبي داؤد سليمان بن لاشعث السجستاني ، بيت الافكار الدولية

(6)سنن ابن ماجة ، لأبي عبدالله محمد بن يزيد "ابن ماجة" القزويني ، بيت الافكار الدولية

(7)مشكاة المصابيح ، لإمام محمد بن عبدالله الخطيب التبريزي ، مكتبة البشرىٰ ، باكستان

